بسم اللہ الرحمان الرحیم

Congregational Salat our duty and Distinction

نماز باجماعت۔ ہمارا فرض اور ہماری پہچان

تحریر سید شمشاد احمد ناصر لاس اینجلس امریکہ

نماز کی اہمیت:

نماز مذہب کے ان اصولوں میں سے ہے جس پر دنیا کے تمام مذاہب متفق ہیں ، قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں آیا جس نے نماز اور عبادت کی تعلیم نہ دی ہو۔

حضرت ابراھیمؑ جب اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں آباد کرتے ہیں تو اس کی غرض یہ بتاتے ہیں

رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (ابراھیم:۳۸)

یعنی اے ہمارے رب یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب گیاہ آبادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں۔

پھر حضرت ابراہیمؑ اپنے اور اپنی نسل کے لئے ان الفاظ میں دعا کرتے ہیں

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ (ابراھیم: ۴۱)

یعنی اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی

پھر حضرت اسماعیلؑ کی نسبت قرآن گواہی دیتا ہے

وَکَانَ یَاۡمُرُ اَھۡلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ (مریم:۵۶)

یعنی وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھا۔

حضرت لوطؑ ، حضرت اسحٰقؑ ، حضرت یعقوبؑ اور ان کی نسل کے پیغمبروں کے بارے میں قرآن میں بیان ہے

وَاَوۡحَیۡنَآ اِلَیۡھِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ (انبیاء: ۷۴)

یعنی اور ہم ان کو اچھی باتیں کرنے اور نماز قائم کرنے کی وحی کرتے تھے۔

حضرت لقمانؑ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ (لقمان:۱۸)

یعنی اے میرے پیارے بیٹے نماز کو قائم کر

حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ (طه :۱۵)
یعنی اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر
حضرت موسیٰؑ ،حضرت ہارونؑ اور بنی اسرائیل کو حکم ہوتا ہے
اَقِیۡمُوۡا الصَّلٰوۃَ (یونس : ۸۸)
یعنی اور نماز قائم کرو
اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بنی اسرائیل سے کیا ہوا وعدہ یوں بیان فرمایا ہے
وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوۃَ (مائدہ :۱۳)
یعنی اللہ نے کہا یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی
حضرت زکریاؑ کے بارے میں آتا ہے
وَھُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیۡ فِی الۡمِحۡرَابِ (اٰل عمران: ۴۰)
یعنی جبکہ وہ محراب میں کھڑا عبادت کر رہا تھا
حضرت عیسیٰؑ کہتے ہیں
وَاَوۡصَانِیۡ بِالصَّلٰوۃِ (مریم :۳۲)
یعنی اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے۔
آنحضرتﷺ کے بارے میں
وَاۡمُرۡ اَھۡلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَیۡھَا (طه : ۱۳۳)
یعنی اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ
مسلمانوں اور مومنوں کو حکم ہوتا ہے
قُلۡ لِّعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (ابراھیم:۳۲)
یعنی تو میرے ان بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہوں کہ وہ نماز قائم کریں
نمازباجماعت کی اہمیت کے بارے میں رسول اللہﷺ فرماتے ہیں؛
۱۔ آپ نے فرمایا کہ نمازباجماعت پڑھنے والے کو ۲۷ گنا زیادہ ثواب ملے گا۔
۲۔آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص گھر سے اچھی طرح طبیعت نہ چاہنے کے باوجود بھی وضو کر کے مسجد کی طرف گیا ہر قدم پر اسے نیکی کا ثواب ملے گا۔اور جب وہ مسجد میں آکر خاموشی سے ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائے اور امام کا انتظار کرے ، تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ اے خدا

تو اسے بخش دے اس پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے ، جس سے چاہے وہ اندر داخل ہو جائے۔

۳۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ لوگوں میں نماز کا سب سے زیادہ ثواب حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو دور سے چل کر آتے ہیں ۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان)

۴۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ پانچ نمازوں کی مثال اس طرح ہے کہ گویا کسی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں نہائے تو میل کچیل ختم ہو جائے گی۔ اس سے مراد مسجد میں نماز باجماعت پڑھنا ہے

(صحیح مسلم کتاب المساجد)

حضرت عمرؓ نہایت خشوع و خضوع سے نماز تہجد ادا کرتے ۔ صبح ہونے کے قریب ہوتی تو گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے وامر اھلک بالصلوٰۃ

(اپنے گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دے) (موطا کتاب الصلوٰۃ باب فی الصلوٰۃ اللیل)

بخاری کتاب الصلوٰۃ میں یہ واقعہ بھی آتا ہے کہ جس دن حضرت عمرؓ کو زخم لگا اسی رات کی صبح کو لوگوں نے فجر کے لئے جگایا تو بولے ہاں ! جو شخص نماز چھوڑ دے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں چنانچہ اسی حالت میں کہ زخم سے مسلسل خون جاری تھا نماز پڑھی" (بخاری کتاب صلوٰۃ الخوف)

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں صحابیات بھی اپنے رب کی عبادات بجا لانے کے شوق میں مساجد میں جایا کرتی تھیں کیوں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد تھا کہ "عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے سے نہ روکو"

(بخاری کتاب الجمعہ)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں کئی مسلمان عورتیں بھی چادروں میں لپٹی ہوئی نماز ادا کرتیں پھر نماز کے بعد اپنے گھروں کو لوٹ جاتی۔ اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچانتا نہ تھا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کم تصلی المرآۃ من الثیاب)

حضرت مسیح موعودؑ اپنے آنے کا مقصد یوں بیان فرماتے ہیں۔

"سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔

تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۸)

'' وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اسکی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں''۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۱۸۰)

''آنحضرت ﷺ جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے ۔اور ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے ہو گذرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں''

(ملفوظات جلد نمبر ۹ صفحہ ۱۱۰)

حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جب مدینۃ النبیؐ میں تھے ایک روز ظہر کی نماز جماعت سے آپ کو نہ مل سکی۔ اس کا آپ کو اس قدر رنج اور قلق ہوا کہ آپ نے خیال کیا کہ

''یہ اتنا بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ قابل بخشش ہی نہیں''

خوف کے مارے آپ کا رنگ زرد پڑ گیا مسجد کے اندر داخل ہونے سے بھی ڈر محسوس ہونے لگا۔ وہاں ایک ''باب رحمت'' ہے اس پر لکھا ہوا تھا :

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ

یعنی تو کہہ دے کہ اے میرے بندوں جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس تسلی آمیز آیت کو پڑھنے کے بعد بھی آپ ڈرتے ہوئے اور حیرت زدہ ہو کو گھبراہٹ کی حالت میں مسجد کے اندر داخل ہوئے ، منبر نبویؐ اور حجرہ شریف کے درمیان نماز شروع کی ..... پس آپ نے دعا کی کہ الٰہی میرا یہ قصور معاف کر دیا جائے'' (حیات نور مؤلفہ مولانا عبدالقادر صفحہ ۶۰ ـ۵۹)

قرآن کریم میں۶۷ جگہ الصلوٰۃ کا لفظ آیا ہے۔ صلوٰۃ کے علاوہ اسی (روٹ) سے نماز کے بارے میں ۳۳ مرتبہ مزید مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس قدر تکرار کی وجہ قرآن کریم میں عبث نہیں ہے کیونکہ یہ تکرار نہیں اصرار ہے، تاکید ہے۔ متعدد مرتبہ اور جگہوں پر الصلوٰۃ کے ساتھ ایک لفظ اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے ''اقام'' کا اور یقیمون کا جس کے معانی حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر میں یوں بیان فرمائے ہیں۔

یقیمون الصلوٰۃ(یعنی وہ نماز کو قائم کرتے ہیں) کے معانی۔

ا۔ باقاعدگی کے ساتھ نماز ادا کرنے کے ہیں ، یعنی نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں۔

۲۔ متقی نماز کو اسکی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ وضو کے ساتھ ، صحیح اوقات میں ، نماز میں قیام ، رکوع اور سجدہ وغیرہ عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔

۳۔ وہ نماز کو گرنے نہیں دیتے۔

۴۔ متقی دوسرے لوگوں کو نماز کی ترغیب دیتے ہیں۔ (یعنی خود نماز پڑھنے کے علاوہ دوسروں کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے۔)

۵۔ اقامۃ الصلوٰۃ کے معنی وہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور دوسروں سے ادا کرواتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود ۔ یقیمون الصلوٰۃ اور اقامۃ الصلوٰۃ کے معانی بیان کرنے کے بعد نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

'' نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کے مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا ۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا ہے نماز باجماعت کا حکم دیا ہے ۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں جیسا کہ فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء:۱۰۴)۔ یعنی یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔

سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا کسی دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز با جماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہو گی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا '' (تفسیر کبیر جلد اوّل ۱۰۶۔۱۰۴)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھکر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی موثر نہیں دیکھی سب سے بڑھکر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے''

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۷ صفحہ ۶۵۲)

فرماتے ہیں : میں خدا کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اسکی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے ۔ اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ (تفسیر کبیر جلدنمبر۷ صفحہ۶۵۲)

حضرت مصلح موعود کا ہی واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ مغرب کے قریب جب کہ سورج زرد ہو چکا تھا وہم ہوا کہ شائد عصر کی نماز کام میں مصروفیت کی وجہ سے نہیں پڑھی جب یہ خیال آیا تو آپ کہتے ہیں کہ ایک دم میرا سر چکرایا اور قریب تھا کہ اس شدت غم کی وجہ سے میں اس وقت گر کر مر جاتا ۔ لیکن مجھے یاد آگیا کہ فلاں شخص نے مجھے نماز کے وقت آکر آواز دی تھی .... اگر مجھے یہ بات یاد نہ آتی تو اس وقت مجھ پر اس غم کی وجہ سے جو کیفیت ایک سیکنڈ میں طاری ہو گئی وہ ایسی تھی کہ میں سمجھتا تھا اب اس صدمہ کی وجہ سے میری جان نکل جائے گی۔میرا سر یکدم چکرا گیا اور قریب تھا کہ میں زمین پر گر کر ہلاک ہو جاتا ''
(روزنامہ الفضل ۳۱ دسمبر ۲۰۰۹ء صفحہ ۵۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنی جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کی تقریر بعنوان حقیقت نماز میں فرماتے ہیں:

''پس جاننا چاہئے کہ اقیموا الصلوٰۃ کا اول مفہوم یہ ہے کہ نماز کو باجماعت ادا کرو ۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مقامات پر جہاں قیام الصلوٰۃ کا ارشاد ہے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا گیا ہے ۔ سب مسلمانوں کو نماز قائم کرنے کا اجتماعی حکم دیا گیا ہے اگر یہ ضروری نہ ہوتا تو نہ مساجد کی تعمیر کی ضرورت تھی نہ ہی آذان میں تکرار کے ساتھ اس ارشاد کے کہ'' دوڑتے ہوئے نماز کی طرف چلے آؤ'' ''دوڑتے ہوئے کامیابی کی طرف چلے آؤ'' کی ضرورت تھی۔

آنحضرت ﷺ کا اسوہ اور صحابہ کرام کو آپ کی تعلیم بھی یہی تھی کہ فرض نماز پانچ وقت مساجد میں آکر باجماعت ادا کی جائے۔ چنانچہ آپؐ اس بارہ میں اس حد تک تاکید فرماتے تھے کہ ایک نابینا کو بھی جسے راستہ کی خرابی کی وجہ سے ٹھوکریں کھاتے ہوئے مسجد میں آنا پڑتا تھا۔ نماز گھر میں پڑھنے کی اجازت نہ دی''۔
(تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت ۔حقیقت نماز۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء صفحہ ۲۰۱)

پھر فرماتے ہیں :

''درحقیقت باجماعت نماز کا قیام اور مسجدوں کی آبادی قیام الصلوٰۃ کی حقیقت میں داخل ہے اور اس پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے۔ آنحضور ﷺ کے ارشادات اور سنت سے یہ ثابت ہے کہ مومن مردوں کے لئے شرعی عذر کے بغیر با جماعت نماز سے غیر حاضر رہنے کا کوئی جواز نہیں۔ صبح اور عشاء کی نماز سے غیرحاضر ہونے والوں کو آنحضور ﷺ نے منافق قرار دیا اور یہاں تک فرمایا کہ اگر اجازت ہوتی تو میں لکڑی کے گٹھے سروں پر اٹھوا کر ایسے لوگوں کے گھروں تک پہنچتا اور ان کے گھروں کو آگ لگا دیتا۔''

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل العشاء فی الجماعۃ)

آپ فرماتے ہیں کہ لازماً اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ آپ ان لوگوں کے لئے آخرت کے عذاب سے ڈرتے تھے اور یہ اظہار فرمانا مقصود تھا کہ بہتر ہو ایسے لوگ آخرت کی آگ کی بجائے اس دنیا ہی کی آگ میں جل جائیں۔ دوسرا مفہوم اس ارشاد نبوی کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو گھر اس وقت آباد ہوں جب خدا کے گھروں کی آبادی کا وقت ہو اس سے بہتر ہے کہ وہ جل کر خاکستر اور ویران ہو جائیں''

(حقیقت نماز صفحہ ۲۰۳)

فرماتے ہیں :

''تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ جب تک امت مسلمہ نے خدا کے گھروں یعنی مساجد کو آباد رکھا امت مسلمہ کے گھر آباد رہے اور گلستان احمدؐ پر بہار ہی بہار تھی لیکن جب مساجد کو ویران چھوڑ کر گھروں کو آباد کیا گیا طرح طرح کی ویرانیوں اور ہلاکتوں نے امت کو آگھیرا۔ پس قیام نماز ہی امت مسلمہ کی زندگی کی جان ہے اور مساجد کی آبادی ہی سے درحقیقت ہمارے گھروں کی آبادی ہے''

(حقیقت نماز صفحہ ۲۰۳)

وہ مرد جو خود نمازی ہیں وہ اپنے گردوپیش اپنے بھائیوں ، بچوں اور دوستوں کو تلقین کرتے رہیں اور چین سے نہ بیٹھیں جب تک مساجد کی رونق قائم نہ ہو جائے۔ وہ عورتیں جن پر مساجد میں پہنچنا فرض نہیں وہ اپنے خاوندوں اور بچوں اور بھائیوں کو اوقات نماز میں گھروں میں نہ بیٹھنے دیں اور خود چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ نمازوں کے اوقات میں ان کے اپنے گھر خالی اور خدا کے گھر آباد نہ ہوں۔ اس زمانے کا یہ ایک بڑا جہاد ہے ..... پھر کیا اے احمدی خواتین اور بہنو اور بیٹیو ! تم اس حد تک عاجز اور دین خدا کے لئے حمیت سے خالی ہو کہ اس پر امن اور طمانیت بخش جہاد کبیر کی خاطر بھی اپنے مردوں پر اپنے گھروں کے دروازے بند نہیں کرتیں (صفحہ ۲۰۴)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحم اللہ تعالیٰ نے حقیقت نماز کے ضمن میں فرمایا :

'' آنحضورﷺ نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں اپنے رب سے حقیقت نماز کی معرفت حاصل فرمائی اور نماز کی جو اعلیٰ اور ارفع تصویر قرآن نے کھینچی تھی اپنے عمل کے سانچے میں ڈھال لی۔ اپنے صحابہ کو بھی تلقین فرمائی اور ان کو اسی رنگ میں رنگین کر دیا یہاں تک کہ میدان بدر میں جب ان صحابہ کی ہلاکت کا خطرہ تھا آنحضورﷺ نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ

اللھم انک ان تُھلِکَ ھذہ العصابة من اھل الاسلام لا تعبد فی الارض

(سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب من سورة الانفعال)

(یقیناً اگر تو اس اہل اسلام گروہ کو ہلاک کر دے گا تو کوئی تیری زمین میں عبادت نہیں کرے گا)

کہ اے اللہ! عبادت کرنے والوں کا یہ وہ خلاصہ اور وہ روح ہے جو میں نے خالص تیری عبادت کے لئے تیار کی ہے۔ یہ وہ عابد بندے ہیں جن کی عبادت کے سامنے دوسری کوئی عبادت نہیں پس آج اگر بدر کے میدان میں تو نے انہیں ہلاک ہونے دیا تو اے ہمارے معبود و مسجود! گویا دنیا میں پھر تیری عبادت کبھی نہیں کی جائے گی۔

پس اے احمدی نوجوانوں اور بوڑھو اور بچو اور عورتو ! تم جو دنیا کی عظیم قوتوں سے نبرد آزمائی کے لئے اس حال میں نکلے ہو کہ بڑے قلیل اور نحیف اور کمزور اور کم مایا ہو اور دنیا کی قوتوں کے سامنے تمہیں اتنی بھی ظاہری حیثیت حاصل نہیں جتنی ہمالہ کی عظمتوں کے مقابل پر رائی کے ایک دانے کو ہو سکتی ہے ۔ اگر تم چاہتے ہو کہ شکست دنیا کی عظمتوں کے مقدر میں لکھی جائے اور فتح تمہارے عجز اور انکسار اور کم مائیگی کے حصے میں آئے تو اٹھو اور محمد عربی ﷺ کی اس دعا کے مصداق ہو جاؤ جو بدر کے میدان میں مانگی گئی تھی۔ عبادت پر اس مضبوطی سے قائم ہو جاؤ اور اپنی نمازوں کو اس طرح سنوار کر پڑھو کہ تم نماز کے دم سے قائم ہو اور نماز تمہارے دم سے قائم ہو۔ اگر ایسا کر سکو اور خدا کرے کہ تم ایسا کر سکو تو یقین جانو کہ آسمان پر روح محمدؐ ایک دفعہ پھر تمہارے حق میں ، ہاں تمہارے حق میں یہ دعا کرے گی کہ **اللھم ان اھلکت ھذہ العصابة فلن تعبد فی الارض ابدا.**

(یعنی اے اللہ اگر تو نے اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو کوئی بھی ہمیشہ کے لئے زمین میں تیری عبادت نہیں کرے گا۔)

کہ اے اللہ! تو نے مسیح موعود کی اس جماعت کو اگر آج ہلاک ہونے دیا تو پھر کبھی دنیا میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی''

(حقیقت نماز۔ تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت صفحہ ۲۱۳)

حضور فرماتے ہیں:

'' آنحضرت ﷺ نے اپنی نصائح میں کوئی کسی کے لئے ایسا بہانہ نہیں رہنے دیا کہ وہ نماز باجماعت کو قائم نہ کر سکے۔ ایک جگہ حضورؐ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہؐ میں اکیلا ہوں سفر پر ، تو پھر میں نماز باجماعت کس طرح قائم کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم اکیلے ہو تو آذان دو آذان کو سنکر اگر کوئی شخص ۔ کوئی راہی۔

کوئی مسافر تمہارے ساتھ شامل ہو گیا تو ویسے ہی تمہاری باجماعت نماز ہو گئی لیکن اگر کوئی نہ شامل ہو تو تم تکبیر کہو اور باجماعت نماز پڑھاؤ ۔ خدا کے فرشتے اتریں گے اور تمہارے ساتھ اس نماز کو باجماعت کر دینگے۔
(صحیح بخاری ، کتاب الاذان باب رفع الصوت بالنداء)....

آپ کو مسجدوں کا شکوہ ہے۔ مسجدوں کا کیا شکوہ کہ مسجدیں نہیں مل رہیں۔ محمد مصطفیٰ کے لئے تو خدا نے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ۔ میری خاص شان میں سے ایک یہ شان ہے کہ ساری زمین میرے لئے مسجد بنا دی گئی ہے ۔
(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قول النبیؐ جعلت لی الارض مسجدا)

پس اے احمدی ! تجھ سے کوئی مسجد نہیں چھین سکتا ۔ قیامت تک تجھے یہ شکوہ نہیں ہو سکتا کہ ہمارے لئے مسجد نہیں تھی۔ باجماعت نماز پڑھنے کے لئے ۔ جہاں دوگز زمین میسر ہو وہاں نماز باجماعت کرالیا کریں اور یہ جماعت خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو گی۔''

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء قیام نماز صفحہ ۲۹۲)

ایک گڈریئے کو بھی آنحضرت ﷺ نے یہی تعلیم دی کہ تم صحرا میں آذان دیکر نماز پڑھو شائد کوئی شخص آذان کی آواز سن کر تم سے آ ملے۔ ورنہ فرشتے تمہارے ساتھ نماز باجماعت ادا کرینگے۔

حضور فرماتے ہیں : دیکھئے احمدیت کی زندگی مسجدوں سے وابستہ ہے ۔ احمدیت کا مستقبل مسجدوں سے وابستہ ہے ۔ احمدیت کا اطمینان ، احمدیت کا سکون مسجدوں میں لٹکا ہوا ہے ۔ وہ دل جو مسجد سے لٹکے رہتے ہیں ان دلوں کے لئے خدا تعالیٰ نے اطمینان اور سکینت کی ضمانت دے دی ہے۔ پس مسجدوں کی طرف جائیں یہ وقت ایسا ہے کہ جس کے لئے ساری قوم کو جدوجہد کی ضرورت ہے۔

آپ نے جنگ حنین کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وقتی طور پر صحابہؓ کے پاؤں اکھڑ گئے اور آنحضرت ﷺ تنہا رہ گئے تو ایک دو صحابی آپؐ کے پاس تھے ، اس وقت آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ انکو آواز دو کہ اے انصار اور اے مہاجرین خدا کے رسولؐ تمہیں اپنی طرف بلا رہا ہے چنانچہ صحابہ کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو انکی اونٹنیاں اور منہ زور گھوڑے جو مڑتے نہیں تھے ان کی گردنیں اپنی تلواروں سے کاٹ دیں اور چھلانگیں مارتے ہوئے محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(سیرت النبی ﷺ لابن ھشام جز ۵ صفحہ ۱۱۳ باب غزوہ حنین)۔

پس اے مسیح موعود کی قوم! اے محمد مصطفیٰؐ کے غلامو! آج میں آپ کو یہ آواز پہنچا رہا ہوں قرآن اور خدا کے رسول کی ! کہ خدا کا رسول تمہیں عبادت کے لیے بلا رہا ہے ۔ اگر تمہارے نفسانی خواہشات کی

اونٹنیاں اور تمناؤں کی سواریاں تمہارے قابو میں نہیں رہیں۔ اگر ان کی گردنیں خمیدہ نہیں ہوتیں ، مڑتی نہیں اس طرف تو کاٹ دیجئے یہ گردنیں۔ اپنی خواہشات پر چھری پھیر دیجیئے دوڑتے ہوئے اللھم لبیک ، اللھم لبیک کہتے ہوئے مسجدوں کو آباد کیجئے کہ انہیں سے احمدیت کی آبادی ہے۔ انہیں سے آپ کے گھروں کی آبادی ہے ، انہیں سے عاقبت میں آپ پر رحمت کا سایہ ہو گا ۔ اس کے سوا کوئی فضل کا دروازہ نہیں ۔ یہی عبادت کی راہ ہے جو نعمتوں کی عظیم الشان شاہراہ پر آپ کو ہمیشہ کے لئے جاری کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو''
(قیام نماز تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۹۴)

قسط دوم:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح کے موقع پر جو ساری جماعت کو پیغام دیا تھا اس میں آپ نے بیان فرمایا کہ

''صرف مسجد بنانے پر ہی خوش نہ ہو جائیں بلکہ مسجدوں کو آباد بھی کریں ورنہ ہمارے اور غیروں میں کیا فرق رہ جاتا ہے'' (خطبات مسرور جلد اوّل صفحہ ۳۶۴)

یہاں امریکہ میں جب ہیوسٹن میں نئی مسجد کا افتتاح ہوا ہے اس موقعہ پر بھی حضور انور نے جو پیغام دیا تھا وہ یہ تھا کہ

'' کہ ہمیں مستقل کوشش کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے اس مسجد کو آباد کرنا ہو گا.... ..... کیونکہ مساجد کی تعمیر کی اصل غرض و غایت ہی یہی ہے کہ ان میں خدا کے بندے خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے جمع ہوں اور مساجد کی اصل زینت انکے نمازیوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے''۔

آسٹریلیا کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر آپ نے اپنے پیغام میں بھی نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :

'' نمازوں کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں اور اس کے لئے غیر معمولی محنت کریں کیونکہ یہ مرکزی چیز ہے اور اگر یہ سنور جائے تو سب کچھ سنور جائے گا۔ اسی سے ساری ترقیات وابستہ ہیں خداتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں....

فرمایا نماز ہی ہے جس نے حقیقت میں اس دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ دنیا کی فتح کی خوابیں لغو ہیں اگر ہم اپنے نفسوں پر فتح نہ پا سکیں۔ اپنے نفسوں کو خدا کے حضور جھکائیں اور اس کی عبادت کے حق ادا کریں''

(الفضل انٹرنیشنل ۲۳ جنوری ۲۰۰۴)

''میں نے شروع میں آپ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس سنایا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کسی تکلیف یا ابتلاء کو دیکھتے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے۔

آیئے نماز کی برکات ، اور اس قول کی صداقت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس طرح مہر صدق ثبت فرمائی ۔ واقعہ یوں ہے کہ

مارچ ۲۰۰۴ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ، مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے تو بورکینا فاسو بھی گئے۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد آپ ایک جگہ ڈوری تشریف لے گئے جو کہ کیپٹل وارگاڈوگو سے ۲۶۰ کلومیٹر ہے اور اس میں ۱۶۰ میل کچی سڑک ہے ۔ یہاں سے واپسی پر سفر کے دوران کچی سڑک پر حضور انور کی گاڑی سے آگے چلنے والی پائلٹ کار جس میں ۲ سیکیورٹی گارڈ حضور انور، امیر صاحب آئیوری کوسٹ اور دو مربیان سلسلہ اور دو مقامی افراد تھے اچانک کھائی میں گر گئی اور الٹ گئی۔ اس کے بعد والی گاڑی میں حضور انور تشریف فرما تھے جوں ہی حضور کو علم ہوا کہ حادثہ پیش آیا ہے تو آپ نے فوراً ہاتھ کانوں کی طرف بڑھائے اور نماز شروع کر دی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد حضور بڑے وقار اور تحمل کے ساتھ گاڑی سے باہر تشریف لائے ، ہر کوئی خوف زدہ تھا کہ اس الٹی ہوئی گاڑی سے اب کیا نکلے گا؟ سبحان اللہ و الحمد للہ حضور کو اس موقعہ پر ادا کی گئی نماز اور قبولیت دعا کا معجزہ دیکھیں کہ ایک ایک کر کے سب کو باہر نکالنا شروع کیا سب کے سب خیریت سے تھے کسی کو ایک خراش تک بھی نہ آئی۔ ایک قطرہ خون کا بھی نہیں بہا۔ کسی کو کوئی فریکچر نہیں ہوا''

(الفضل ۲۵ مئی ۲۰۱۳ء صفحہ ۸)

روزنامہ ایکسپریس ۲۴ جنوری ۲۰۰۷ء کی اشاعت میں یہ تحقیق پیش کرتا ہے وہ لکھتا ہے کہ :

''ایک جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ۷۰ سال کی عمر دیتا ہے تو وہ شخص اس عمر کے دوران ۲۴ سال سونے میں ۔ ۱۴ سال کام ، ۸ سال کھیلنے کودنے و تفریح، ۶ سال کھانے پینے ، ۵ سال سفر کرنے ، ۴ سال گپ شپ لگانے ، ۳ سال پڑھنے ۔ ۳ سال تعلیم حاصل کرنے ، ۳ سال ٹیلیوژن دیکھنے میں گذار دیتا ہے۔جبکہ ۵ وقت نماز کی ادائیگی ان برسوں میں صرف ۵ ماہ کا عرصہ بنتی ہے''

(روزنامہ الفضل ۳۱ دسمبر ۲۰۰۹ء صفحہ ۵۹۔ سالانہ نمبر)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اس وقت معاشرہ ایک اور اہم مسئلہ سے دوچار ہوا جا رہا ہے اور وہ ہے میاں بیوی کے جھگڑے اور آپس میں عدم برداشت جس کی وجہ سے نوبت طلاق یا خلع تک آ رہی ۔ مختلف رپورٹوں سے جو طلاق اور خلع

کے لئے حضور انور کی خدمت میں آ رہی ہیں وہ ۳۰ سے زائد مسائل ہیں ان کے بارے میں حضور نے امراء ممالک کو یہ ہدایات بھجوائی کہ ۔ شادیوں میں ناکامی کا باعث بننے والی وہ باتیں جو گہرے جائزے کے بعد سامنے آئی ہیں وہ بالعموم حسب ذیل ہوتی ہیں۔

ان میں حضور نے اوّل اور سرفہرست ''نماز باجماعت میں بے قاعدگی'' کو ہی لیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو نمازوں کی ادائیگی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا :

تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلے شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو گی.... پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا جو خلافت کی صورت میں جاری ہے تب فائدہ اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے''

(خطبات مسرور جلد نمبر ۵ صفحہ ۱۵۱)

یہاں پر میں اپنے نہایت شفیق اور محترم استاد اور پرنسپل جامعہ احمدیہ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی نماز باجماعت کے حوالہ سے طلباء کی تربیت کا واقعہ بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا، ہماری درجہ سادسہ کی آخری کلاس تھی۔اور نماز باجماعت پڑھنا ایک ایسا لازمی امر تھا کہ کسی رنگ میں اس سے رخصت کا سوچا بھی نہ جا سکتا تھا ۔ لیکن ایک رات سخت سردی اور بارش اور آندھی آئی جس کی وجہ سے ہمارے ایک ساتھی دوست مسجد میں جا کر نماز باجماعت نہ ادا کر سکے اور انہوں نے اپنی یومیہ ڈائری میں لکھ دیا کہ بارش اور آندھی کی وجہ سے نماز باجماعت رہ گئی۔ اس پر حضرت میر صاحب نے لکھا کہ

ایسے موقعوں پر ہی تو سچے عاشق کا پتہ چلتا ہے۔ اگر نماز باجماعت کے لئے چلے جاتے تو نہ پگھل جاتے نہ کُھر جاتے اور نہ ہی اڑ جاتے ۔ ہمیشہ نماز باجماعت کا التزام کیا کریں'' (سیرت داؤد صفحہ۷۶)

قادیان میں نماز باجماعت کا ایک نظارہ:

''حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے زمانہ میں اس عاجز نے نمازوں میں اور خصوصاً مسجدوں میں لوگوں کو آج کل کی نسبت بہت زیادہ روتے سنا ہے ۔ رونے کی آوازیں مسجد کے ہر گوشہ سے سنائی دیتی تھیں۔ اور حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے اس رونے کا فخر کے ساتھ ذکر کیا ہے ۔ جس نماز سے پہلے حضرت صاحب کی کوئی خاص تقریر اور نصیحت ہو جاتی تھی اس نماز میں تو مسجد میں گویا ایک کہرام برپا ہو جاتا تھا یہاں تک کہ سنگدل سے سنگدل آدمی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ دن میں کم از کم ایک دفعہ تو انسان خدا کے حضور رو لیا کرے''

(سیرت المھدی حصہ سوم جلد اول صفحہ ۶۲۱۔۶۲۰ ، روایت نمبر ۶۶۶)

مسجدوں کا عاشق:

میں نے حال ہی میں ایک اخبار میں ایک شخص کا عجیب و غریب مگر حیران کن اور متاثر کرنے والا واقعہ پڑھا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے حسب معمول مکہ حرم شریف میں نماز جمعہ پڑھی اور گھر واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں ایک سنسان و ویران مسجد آئی تھی۔ ہم متعدد مرتبہ وہاں سے گذرے مگر آج یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ اس سنسان مسجد کے باہر کار کھڑی ہے۔ میں اس مسجد کے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد کے اندر ایک نوجوان مصلّی بچھائے تلاوت قرآن میں مصروف ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا نماز عصر پڑھ لی ہے ۔ اور پھر خود ہی عصر کی نماز کے لئے آذان دے دی۔اس نوجوان نے اس پر ایسا جملہ بولا کہ وہ کہتے ہیں مجھے اپنے اعصاب جواب دیتے نظر آئے۔ نوجوان کہہ رہا تھا کہ مبارک ہو آج تو باجماعت نماز ادا ہو گی۔ میں نے اس نوجوان سے کہا کہ تم کس سے یہ بات کہہ رہے تھے وہ کہنے لگا کہ میں مسجد سے بات کر رہا تھا۔ وہ کہتا ہے اس پر میں نے سوچا کہ یہ نوجوان ضرور پاگل ہے! اور پھر کہنے لگا کہ میں مسجدوں سے عشق کرنے والا انسان ہوں ۔ جب بھی کوئی پرانی ٹوٹی پھوٹی یا ویران مسجد دیکھتا ہوں تو مجھے خیال آنے لگتا ہے کہ کبھی تو لوگ اس مسجد میں آتے ہوں گے اور یہ مسجد کتنا شوق رکھتی ہو گی کہ اب بھی اس میں کوئی آ کر نماز پڑھے اللہ کا ذکر کرے۔ میں مسجد کی اس تنہائی کے درد کو محسوس کرتا ہوں۔ اور میں خود ہی ایسی مسجد کے جواب دیا کرتا ہوں کہ اللہ کی قسم میں ہوں جو تیرا شوق پورا کروں گا۔پھر میں ایسی مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور ایک سیپارے کی تلاوت کرتا ہوں اور یہ دعا مانگتا ہوں کہ

اے میرے پروردگار اے میرے رب اگر تو سمجھتا ہے کہ میں نے تیرے ذکر اور تیرے قرآن کی تلاوت اور تیری بندگی سے اس مسجد کی وحشت کو دور کیا ہے تو اس کے بدلے میں تو میرے باپ کی قبر کی وحشت اور ویرانگی دور فرما دے۔ کیونکہ تو ہی رحم و کرم کرنے والا ہے۔

دوستو ، بھائیو اور بہنو! دیکھیں اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ اپنی عاقبت بھی سنوارنے والے ہوں اور اپنے والدین کی بھی۔

کسی شخص کو بھی اس بات سے ناامید نہ ہونا چاہیئے کہ اس نے عبادت کی ہے اور اس کا کچھ نتیجہ نہیں نکلا۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ایک واقعہ اس بارے میں یوں بیان فرمایا ہے

" کہتے ہیں کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا اور اس کی پرستش میں مصروف رہا۔ چالیس سال کے بعد جب وہ اٹھا تو لوگ اس کے پاؤں کی مٹی آنکھ میں ڈالتے تھے تو انکی آنکھ کی بیماری

اچھی ہو جاتی تھی۔ اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کس طرح مل گئی اور وہ اپنی حالت میں مذبذب ہو گیا اس پر ہاتف کی آواز اسے پہنچی جس نے کہا کہ تو کیوں گھبراتا ہے۔ سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالیٰ نے ضائع نہیں کیا تو جو سچا اس کی طرف جائے گا اس کا کیا درجہ ہو گا؟ اور اس کو کسقدر انعام ملے گا''

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۴۶)

دیوان سنگھ مفتون '' ایڈیٹر ریاست'' دہلی نے تحریر کیا

''جہاں تک اسلامی شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے مسلمانوں کے بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا کیوں کہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز ، روزہ ،زکوٰۃ اور دوسرے دینی احکام کا عملی طور پر پابند ہو''

ماخوذ الفضل ربوہ ۲۲ جنوری ۲۰۰۳ء صفحہ ۳(ریاست بحوالہ مسیح موعود اور جماعت احمدیہ انصاف پسند احباب کی نظر میں صفحہ ۲۳۲)

حضرت بابا کرم الٰہی صاحب نمازوں اور تہجد کے پابند تھے اور ہمیشہ نمازیں مسجد میں ادا کرتے ، وفات سے قریباً ۵ سال قبل آپ کو موتیا بند ہو گیا تھا اور آپ کی بینائی جاتی رہی تھی تا ہم وہ ایک اندازے اور دیواروں کے سہارے باقاعدہ مسجد پہنچتے۔ (گلدستہ درویشاں کے پھول صفحہ ۴۴)

۳۰ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں فجر کی نماز کے بعد فائرنگ کی گئی جس میں ۵ احمدی شہید اور کئی افراد زخمی ہو گئے یہ سب نماز پنجگانہ کے عادی تھے۔ ان میں سے محترم عطاء اللہ صاحب نے پہلے مسجد میں نماز تہجد ادا کی پھر فجر کی نماز میں شامل ہوئے۔ ۱۶ سالہ شہزاد احمد نے نماز کے لئے اپنے ۳ چھوٹے بھائیوں کو اٹھایا اور نماز پر لے گیا۔ ۷۰ سالہ نصیر احمد صاحب جو شدید زخمی ہوئے نماز کے بہت پابند ہیں اور صبح کی نماز کبھی نہیں چھوڑی۔ دیگر نمازیں بھی بروقت مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ ان سب خوش نصیبوں کو مسجد میں نماز کے بعد دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔

(الفضل ۱۳ نومبر ۲۰۰۰ء)

گھٹا لہو کی جو گھٹیالیاں سے آئی ہے
وہ ساتھ قصے بھی حبل متین کے لائی ہے

وہ سرزمین چونڈہ ہو چک سکندر ہو
ہر اک مقام پہ رسم وفا نبھائی ہے

(الفضل ۲۲ جنوری ۲۰۰۳ء صفحہ ۴)

پاکستان کے مشہور ادیب نقاد اور مورخ رئیس احمد جعفری صاحب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

’’ چوہدری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر کافر بلکہ گمراہ کہا جاتا ہے لیکن یہ گمراہ اور کافر شخص بغیر شرمائے ہوئے داڑھی رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کے جلسوں میں علی الاعلان نماز پڑھتا ہے۔ جھمپیر کا قیامت خیز ریلوے حادثہ جب رونما ہوا تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی نماز پڑھ رہا تھا ‘‘

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر ۱۹۸۵ء صفحہ۱۳)

مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی حضرت مولنا شیر علی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

’’ ایک دفعہ مجھے مولوی شیر علی صاحب کی رفاقت میں نماز کے لئے مسجد مبارک جانے کا موقع ملا جب وہاں پہنچے تو نماز ختم ہو چکی تھی چنانچہ آپ مجھے ہمراہ لئے مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے ۔ لیکن وہاں بھی اتفاق سے نماز ختم ہو چکی تھی اب حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لے کر مسجد فضل (جو ارائیاں محلّہ میں تھی) کی طرف چل پڑے وہاں پہنچے تو نماز کھڑی تھی چنانچہ ہم نے نماز باجماعت ادا کی ‘‘

(روزنامہ الفضل ۲۳ جنوری ۲۰۰۳ء صفحہ ۴)

حضرت میاں امام دین صاحب پٹواری اور انکی بیوی دونوں کا طریق تھا کہ جمعہ کی خاطر بلا ناغہ قلعہ درشن سنگھ ضلع گرداسپور سے قادیان پہنچتے جو بٹالہ سے ۴میل آگے ہے ، جمعہ کو صبح پیدل چل کر قادیان آتے اور جمعہ کے بعد پیدل واپس جاتے سخت سردی اور گرمی کی کوئی پرواہ نہ کرتے ‘‘

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ ۱۰۳)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:۔

اسلامی نوبت خانہ جو ہمارے بادشاہ کا دیدار کرانے لئے بجتا ہے وہ ہر شہر اور ہر گاؤں میں دن رات میں پانچ مرتبہ بجتا ہے اور اعلان کرنے والا کہتا ہے

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر

اے لوگو اپنے بادشاہ کی زیارت کے لئے آ جاؤ۔ پھر اس نوبت خانہ سے دوسری آواز اٹھتی ہے ۔ **اشھدان لاالٰہ الااللہ** ۔ میں صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے سوا کسی کے آگے سر جھکانے کے لئے تیار نہیں۔ پھر وہ کہتا ہے ۔ **اشھدان محمد رسول اللہ** ۔ کہ میں یہ بھی علی الاعلان کہتا ہوں کہ محمدؐ کے سوا آج خدا تعالیٰ کے احکام دنیا کو کوئی نہیں سنا سکتا۔

پھر کہتا ہے حی علی الصلوٰۃ ۔ آؤ آؤ خدا کے سامنے جھکنے میں میرے شریک بنو، دوڑ کے آؤ دیکھو خدا کے سامنے تمہاری حاضری کرائی جائے گی.... یہاں سپاہی تمہیں دھتکاریں گے نہیں ۔ یہاں تم مسجد کے قریب آؤ گے تو فرشتے تم کو پکڑ کے خدا کے سامنے پیش کریں گے اور خدا کو تم زندہ دیکھ لو گے۔

پھر فرماتا ہے **حی علی الفلاح** ۔ آؤ آؤ کامیابی تمیں ملنے کے لئے تیار بیٹھی ہے ۔ یہاں پہنچ کر وہ نوبتی ایک بار پھر کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر ، میں اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ واقعی اللہ سب سے بڑا ہے اور آخر میں وہ کہتا ہے **لاالٰــہ الااللــہ** کہ دنیا میں خدا کی حکومت کے سوا کسی کی حکومت ہی باقی نہیں رہے گی صرف وہی پوجا جائے گا۔ اور اس کا حکم دنیا میں چلے گا ''

(خلاصہ سیرروحانی صفحہ۶۰۸ تا ۶۱۶)

دیکھو! مسلمانوں نے سچے دل سے یہ نوبت بجائی پھر کس طرح وہ مدینہ سے نکل کر ساری دنیا میں پھیل گئے.... غرض اس نوبت خانہ سے جو یہ نوبت بجی یہ کیا شاندار نوبت تھی پھر کیسی معقول نوبت تھی۔ اور یہ کہتا ہے

اللہ اکبر ، اشھدان لاالٰہ الااللہ واشھدان محمد رسول اللہ . حی علی الصلوٰۃ ، حی علی الفلاح

مگر افسوس کے اس نوبت خانہ کو آخر مسلمانوں نے خاموش کر دیا.... اس نوبت کے بجنے پر جو سپاہی جمع ہوا کرتے تھے وہ کروڑوں سے دسیوں پر آگئے اور ان میں سے بھی ننانوے فیصدی صرف رسماً اٹھک بیٹھک کر کے چلے جاتے ہیں ، تب اس نوبت خانہ کی آواز کا رعب جاتا رہا ۔ اسلام کا سایہ کھنچنے لگ گیا۔ خدا کی حکومت پھر آسمان پر چلی گئی اور دنیا پھر شیطان کے قبضہ میں آگئی۔

اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو! ہاں تم کو! ہاں تم کو! خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو ! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو.... کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری درد ناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شھادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اسی زمین پر قائم ہو جائے.... بس میری سنو!اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے ... ،میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں تم میری مانو خدا تمہارے ساتھ خدا تمہارے ساتھ خدا تمہارے ساتھ ہو'' (سیرروحانی صفحہ ۶۱۹ـ۶۲۰)